سوال

(244)سینے پر ہاتھ وغیرہ باندھنے کے مباحث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ زندگی سے تا وفات شریف نماز میں ہاتھ سینے پر باندھتے اور پھر رفع الیدین کرتے اور آمین با لجہر فرماتے رہے یا نہیں الخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سینے پر ہاتھ باندھنے اور رفع الیدین کرنے کی روایات بخاری مسلم اور ان کی شروع میں بکثرت ہیں۔ ان دونوں فعلوں کو ناجائز کہنا صحیح نہیں۔ علماء حنفیہ مثلا مولانا عبد الحیٰ لکھنوی مرحوم اور مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم بھی ان کے قائل تھے۔

شرفیہ

دوام کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے نفس نماز پڑھنے پر دوام کیا ہے اور یقیناً کیا ہے۔ تو پھر ان امور مذکورہ بالا پر جو احادیث متفقہ سے ثابت ہیں دوام ان کا بھی ثابت ہے۔ ورنہ تفریق بذمہ مدعی ہے۔ فعلیہ البیان بالبرہان از دونہ خرطالقتاد اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث بحوالہ صحیح ابن خذیمہ بلوغ المرامیں بھی ہیں۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

تشریح

از قلم حجرت مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری علمائے اہل حدیث نماز میں سینہ پر ہاتھ رکھنے کے ثبوت میں تین حدیثیں پش کرتے ہیں۔ پہلی حدیث ان کے نزدیک صحیح مرفوع متصل اور غیر معلل اور غیر شاز ہے۔ جو صحیح ابن خزیمہ میں بلفظ

"فوضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسري علی صدرہ" مروی ہے۔

حافظ ابن حجر۔ درایہ۔ بلوغ المرام۔ وغیرہ میں اور حافظ زیلعی نصب الرایہ جلد اول ص 164 میں اور دوسرے مصنفین اپنی کتابوں میں اس حدیث کو ابن خذیمہ کی روایت بتاتے

ہیں۔ لیکن اس کی سند نقل نہیں کرتے۔ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ (حضرت عبدالرحمٰن صاحب مبارکپوریؒ کے نزدیک بظاہر صحیح ابن خزیمہ کی یہ حدیث حسب زیل سند سے مروی ہے۔

"عن محمد بن یحیي عن عفان عن ہمام عن محمد بن جحارۃ عن عبد الجبار بن وائل من علقمۃ بن وائل و مولی لھم عن ابیہ انتھی"

اوراسی سند سے مسلم شریف میں یہ متن بغیر زیادت علی الصدرک بایں الفاظ مروی ہے۔ "ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسري" جلد اول ص 173 مولانا انورشاہ نے فیض الباری لددوم ص 266 میں نیموی نے آثار السنن ص 64 میں مولوی خلیل احمد نے بذل المجہود لد 2 ص 25 میں مولوی زکریا نے الاوجز میں علی الصدر کی زیادہ کو معطل شاذو غیر محفوظ اور حدیث کو مظرب المتن بتایا ہے۔ وجہ معلل ہونے کی مولوی انورشاہ مرحوم کے لفظوں میں یہ ہے

"لانہ لم یعمل بہ احد من السلف ولا ذہب الیہ احد منا لائمۃ انتھی"

اور زیادہ مزکور کے غیر محفوظ اور شاذ ہونے کیوجہ یہ ہے۔ کہ ابن خذیمہ کے علاوہ اس حدیث کو امام احمد۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ وغیرہ نے مختلف طریق سے روایت کیا ہے۔ لیکن کسی طریق میں یہ زیادۃ نہیں ہے۔

زیادت مذکور کے شاذ و حدیث مذکور کے اضطراب کا جواب تحفۃ الاحوزی جلد اول ص 216 اورابکارالمنن ص 101۔ 102-103۔ میں بسط و تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ اور معلل ہونے کی وجہ کا جواب دینے کی ضرورت نہیں جب کہ امام شافعی سے ایک روایت علی الصدر کی آتی ہے۔ جیسا کہ حاوی میں مصرح ہے۔ اوراگر بالفرض کوئی اس کا قائل نہ بھی ہو تو یہ اس کے معلل اور غیر محفوظ اور ساقط الاعتبار ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

"لانہ یحمل علی انہ لم یبلغ الحدیث الذکور احدا من الائمۃ الاربعۃ وغیر ہم المشھورین واما ان کون الحدیث متروک العمل بہ فی قرن الصحابۃ والتابعین علامۃ نسخہ او ضعفہ کما یدل علیہ کلام المنار کما صرح بہ فی التلویح فھو مما لا یلتفت الیہ وقد ردعلیہ الشوکانی فی ارشاد الفحول ولا علامۃ جمال الدین القاسمی فی قواعد التحدیث"

دوسری حدیث حدیث مسند احمد میں بسند زیل مروی ہے۔ جو عند الحنفیہ بھی حسن ہے۔

"قال الامام احمد فلی مسندہ حدثنا یحیي بن سعید عن سفیان ثنا سماک بن قبیصۃ بن حلب عن ابیہ قال رایت رسواللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

نیموی نے اس حدیث میں بھی علیٰ صدرہ کو غیر محفوظ بتایا ہے۔ جس کا جواب حضرت شیخ نے تحفۃ الاحوزی اورابکارالمنن میں بالتفصیل مرقوم فرمایا ہے۔ تیسری حدیث مراسیل ابی داؤد میں مروی ہے۔ (مرسلہ مولانا محمد بن عبداللہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 443

محدث فتویٰ